رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵
ٹیلیفون نمبر ۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۵۸

نمبر خلافت

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر - غلام نبی

The DAILY ALFAZL QADIAN.

قیمت ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند ۱۵ عہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸

جلد ۲۵	۳ جمادی الثانی سنہ ۱۳۵۶ھ	یوم چہارشنبہ	مطابق ۱۱ اگست ۱۹۳۷ء	نمبر ۱۸۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۹ اگست سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو پیچش کی تکلیف ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں ::

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ::

جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ سے واپس تشریف لے آئے ہیں ::

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حوادث کے تھپیڑوں میں کشتی احمدیت کی سلامتی یقینی ہے

"یہ کیونکر ہو سکے۔ کہ جس شخص کو خدا نے ایک عظیم الشان غرض کے لئے پیدا کیا ہے۔ اور جس کے ذریعہ سے خدا چاہتا ہے۔ کہ ایک بڑی تبدیلی دنیا میں ظاہر کرے۔ ایسے شخص کو چند جاہل اور بزدل اور خام اور ناتمام اور بے وفا زاہدوں کی خاطر سے ہلاک کر دے۔ اگر دو کشتیوں کا باہم ٹکراؤ ہو جائے۔ جن میں سے ایک ایسی ہے۔ کہ اس میں بادشاہ وقت جو عادل اور کریم الطبع اور خیا حق اور سعید النفس ہے مع اپنے خاص ارکان کے سوار ہے۔ اور دوسری کشتی ایسی ہے جس میں چند چوہڑے یا چمار۔ یا ساہنسی بدمعاش۔ بدوضع بیٹھے ہیں۔ اور ایسا موقعہ آ پڑا ہے۔ کہ ایک کشتی کا بچاؤ اس میں ہے۔ کہ دوسری کشتی مع اس کے سواروں کے تباہ کی جائے۔ تو اب بتلاؤ۔ کہ اس وقت کونسی کارروائی بہتر ہوگی کیا اُس بادشاہِ عادل کی کشتی تباہ کی جائے گی۔ یا ان بدمعاشوں کی کشتی کہ جو حقیر و ذلیل ہیں۔ تباہ کر دی جائیگی میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ بادشاہ کی کشتی بڑے زور اور حمایت سے بچائی جائے گی۔ اور ان چوہڑوں چماروں کی کشتی تباہ کر دی جائیگی۔ اور وہ بالکل لا پرواہی سے ہلاک کر دیئے جائیں گے۔ اور ان کے ہلاک ہونے میں خوشی ہوگی۔ کیونکہ دُنیا کو بادشاہِ عادل کے وجود کی بہت ضرورت ہے۔ اور اس کا مرنا ایک عالم کا مرنا ہے اگر چند چوہڑے اور چمار مر گئے۔ تو ان کی موت سے کوئی خلل دُنیا کے انتظام میں نہیں آ سکتا۔ پس خدا تعالیٰ کی یہی سنت ہے۔ کہ جب اس کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پر

قاتلانہ حملہ کی افواہ لاہور میں کس طرح محسوس کی گئی

احباب لاہور کے خطوط اور اخبارات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ۷ر اگست لاہور میں کسی دشمن اور بدخواہ نے یہ افواہ اڑا دی۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر کسی نے قاتلانہ حملہ کیا ہے۔ یہ خبر جس احمدی تک پہونچی وہ سخت بے تاب اور مضطر ہو گیا۔ اور جب تک بذریعہ ٹیلیفون حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خیر و عافیت کی اطلاع نہ پہونچ گئی۔ کسی کو چین نہ آیا۔ اس حالت کا کسی قدر اندازہ ذیل کے خط سے لگایا جاسکتا ہے۔ شیخ محمد محسن صاحب لاہور سے شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کی کوٹھی سے لکھتے ہیں:-

آقائی و مولائی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

قریباً دس بجے یہاں رالی برادرس کے دفتر سے کسی شخص نے جو اپنا نام عبدالرحمٰن بتلاتے اور اپنے آپ کو احمدی کہتے فون کیا کہ سنا ہے حضرت امیر المومنین پر کسی نے گولی چلا دی ہے۔ آپ کو کچھ معلوم ہو تو اطلاع دیں دل اس دہشتناک خبر سے اس قدر پریشان ہوا۔ کہ کاٹو تو بدن میں لہو نہیں پہلے تو قادیان ٹرنک کال A ۲۰ حضور کے دفتر کا مانگا گیا اور جب تک فون نہ ملا۔ اس وقت تک یہ حالت تھی۔ کہ ایک رنگ آتا۔ اور ایک جاتا۔ خدا خدا کرکے حضور کی خیریت کی اطلاع ملی۔ اور دل خوشی سے بھر گیا۔ بے اختیار زبان سے نکلا۔ الحمد للہ رب العالمین

پیارے آقا حضور سے طبیعت اس قدر وابستگی رکھتی ہے۔ کہ معلوم ہوتا ہے

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اللہ تبارک تعالےٰ حضور کو تا دیر سلامت رکھے۔ اور حاسدان و بداندیش خائب و خاسر ہوں۔ آج جس وقت سے میں یہاں آیا ہوں درجنوں ٹیلیفون بھائی بشیر احمد صاحب کے نام شہر سے آرہے ہیں۔ "ملاپ" کے دفتر سے "پرتاپ" کے دفتر سے اور کئی غیر احمدیوں نے اور بے شمار احمدیوں نے گھبرائی ہوئی آواز اور بھرائی ہوئی زبان سے اس غم انگیز خبر کے متعلق پوچھا۔ غرضکہ سارے شہر میں کھلبلی مچی ہوئی ہے۔ اور جس وقت کوئی احمدی دوست ٹیلیفون کرتا۔ تو گو میں اس سے واقف نہ ہوتا۔ مگر ان کی آواز رقت اور غم سے بھری ہوئی مجھے بتلا دیتی۔ کہ یہ صاحب حضور کے جاں نثار ہیں۔ اور شدت غم سے گھبرائے ہوئے ہیں۔ میں انہیں تسلی دیتا۔ اللہ تعالےٰ حضور کو تا دیر سلامت رکھے اور جو برکات خلافت سے وابستہ ہیں۔ وہ ہمیں عطا فرمائے۔

حضور کا ادنےٰ ترین کفش بردار خاکسار محمد محسن لائل پوری

ضروری اعلان

الفضل کی اشاعت ۲۰ جولائی میں فخر الدین ملتانی وغیرہ اور عزیز احمد تلنگی کے متعلق جس واقعہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ چونکہ اس کے متعلق اس وقت تک جو خبر پہونچی درج اخبار کر دی گئی۔ ابھی تک تحقیق مکمل نہیں ہوئی۔ اس لئے نفس واقعہ کے متعلق کہ اس کی ابتدا کس طرح ہوئی۔ ابھی یقینی طور پر کچھ نہیں کہا جاسکتا۔

بقیہ صفحہ ۴

ان کے ساتھی خلافت ثانیہ کو مٹانے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں شائد ہماری آواز ان پر اثر نہ کرے۔ اس لئے ہم شیخ صاحب کو ان کے اپنے ہی الفاظ میں بتلاتے ہیں کہ:۔

"آپ حضرت مسیح موعود کے اس شعر کا غور سے مطالعہ کریں سے

غرض رکھتے نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے
بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے

اور سمجھیں کہ جس کو خدا عزت دیتا ہے۔ اس کو بندے ہرگز نہیں گرا سکتے۔ پس آپ جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی عزت کو گھٹانے میں ہمیشہ ناکامی کا منہ دیکھتے رہے ہیں۔ اس سے آپ سمجھ لیں۔ کہ یہ عزت خدا کی طرف سے ملی ہے اور مقابلہ سے توبہ کرکے حضور کے دامن کے ساتھ وابستہ ہو جائیں تاکہ آپ بھی ان برکات سے حصہ لے سکیں۔ جو حضور کے شامل حال ہیں"

(الفضل ۲۱ر دسمبر ۱۹۲۲ء)

شیخ صاحب! یہ آپ کے الفاظ ہیں۔ جو آپ نے مولوی محمد علی صاحب کو مخاطب کرکے لکھے تھے۔ نیرنگی روزگار دیکھئے کہ آج ہم آپ کو آپ کے ہی الفاظ میں دعوت دینے پر مجبور ہیں۔ کاش آپ آیت قرآنی یا ایھا الذین اٰمنوا لاتکونوا کالتی نقضت غزلھا من بعد قوۃ انکاثا کی نہی کو ملحوظ رکھ کر اب بھی توبہ کریں۔ اور خدا کے پیارے۔ اس کے ہاتھ کے بنائے ہوئے خلیفہ۔ خدا کے محمود کے دامن سے وابستگی اختیار کریں۔ وما علینا الا البلاغ المبین

خاکسار ابوالعطا جالندھری رکن مجلس انصار سلطان القلم

پولیس نے عزیز احمد صاحب کا چالان پیش کر دیا

قادیان ۹ر اگست اس وقوعہ کے سلسلہ میں جس کی خبر گذشتہ پرچہ میں شائع کی جاچکی ہے۔ آج بعدالت مجسٹریٹ صاحب علاقہ بٹالہ عزیز احمد صاحب کا جن کو پولیس نے اقدام قتل کے الزام میں گرفتار کیا ہے چالان پیش ہوا۔ جس کی پیروی کے لئے سرکاری وکیل صاحب گورداسپور سے آئے۔ اور استغاثہ کے دو گواہوں کے بیان کرائے۔ ملزم کی طرف سے کارروائی شروع ہونے سے قبل صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور کی عدالت میں انتقال مقدمہ کی درخواست دینے کے لئے مہلت طلب کی گئی۔ مگر عدالت نے بغیر مہلت دینے پہلے گواہ کا بیان قلم بند کرنا شروع کر دیا۔ اس دوران میں دوسری خواست ہائی کورٹ میں درخواست انتقال مقدمہ دینے کے لئے عدالت کے سامنے پیش ہوئی تھی۔ کہ عدالت نے دوسرے گواہ کا بیان لینا شروع کر دیا۔ اور باوجود ملزم کے وکیل کے اعتراض کے بیان قلم بند کر لیا۔ اس موقعہ پر جناب مرزا عبدالحق صاحب وکیل ملزم نے کسی گواہ پر جرح کی ضرورت نہیں سمجھی۔

اس کے بعد عدالت نے کارروائی بند کر دی۔ اور ۲۳ر اگست تک انتقال مقدمہ کے لئے مہلت دی۔

ضروری گزارش

یہ نمبر خلافت نمبر کی قسط اول ہے۔ ابھی بہت سے مضامین باقی ہیں جو انشاء اللہ آئندہ نمبروں میں شائع ہوں گے۔ میں اراکین سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ خلافت کے متعلق مزید تحقیقی اور علمی مضامین ارسال فرماتے رہیں ہفتہ عشرہ میں انشاء اللہ تعالےٰ دوسری قسط شائع ہو جائے گی۔ نیز ان پرچوں کی اشاعت میں پوری کوشش کریں۔ تاکہ ہر احمدی ان اہم اور ضروری مضامین سے مستفیض ہو سکے۔ ابوالعطاء نائب صدر مجلس انصار سلطان القلم قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت عثمان رضؓ کے یہ الفاظ ان کی قربانی کی اہمیت ان کے پاکیزہ جذبات کی ترجمانی کے ساتھ اسلامی شریعت کا فیصلہ بھی نمایاں کر رہے ہیں۔ حضرت عثمان رضؓ اپنی ذات کے لئے ذاتی مفاد کے لئے معزولی سے انکار نہیں کرتے۔ وہ فتنہ پردازوں کے کہنے سے علاقوں کے حکام کو تبدیل کر چکے ہیں۔ انہیں جو اپنی معزولی سے انکار ہے۔ صرف اس لئے کہ خدا کا مقرر کردہ خلیفہ معزول نہیں ہوسکتا۔ اگر عثمان رضؓ معزول ہو جائیں۔ تو ایک غلط ناجائز اور بری سنت جاری ہو جائے گی۔

معزز قارئین! حضرت عثمان رضؓ خلفاً راشدین میں سے ہیں۔ جن کی سنت کی پیروی کا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ انہوں نے اپنی جان کی قربانی پیش کر کے اپنے خون سے اس پر مہر کر دی۔ کہ خدا کا مقرر کردہ خلیفہ معزول نہیں ہوسکتا۔ کیا کوئی سچا احمدی حضرت عثمان رضؓ کے فیصلہ ان کی سنت کو چھوڑ کر چند فتنہ پرداز سبائیوں کے طریق عمل کو درست مان سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

ہمارا استدلال نہایت واضح ہے۔ کہ اسلام کے دورِ اول میں باوجود مخالفت کوششوں کے خلفاء راشدین میں سے کوئی معزول نہیں ہوا۔ اس لئے احمدیت یا اسلام کے دورِ آخر میں بھی خلفاء راشدین میں سے کوئی معزول نہیں ہوسکتا عقل بھی اسی عقیدہ کی تائید کرتی ہے اگر خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کو انسان معزول کر سکتے ہیں۔ تو دین بازیچۂ اطفال بن کر رہ جائے گا۔ قرآن وحدیث اور خود خلفاء راشدین کا عمل بھی اسی کی تائید کرتا ہے۔

—— ۳ ——

حضرت مولوی نورالدین اعظم رضی اللہ عنہ جماعت احمدیہ میں اپنے زہد و تقویٰ علم وفضل اور ایثار و قربانی کے لحاظ سے شانِ صدیقی کے حامل تھے۔ خدا تعالےٰ نے ان کو جماعت احمدیہ کا پہلا خلیفہ مقرر فرمایا۔ آپ نے بھی اپنے عہد خلافت میں اس بات کو آفتاب نیمروز کی طرح واضح کر دیا۔ کہ خدا کا مقرر کردہ خلیفہ معزول نہیں ہوسکتا۔ اور خدا کے انتخاب کو غلط کہنا سخت نادانی ہے فرماتے ہیں۔

(الف) "یہ اعتراض کرنا کہ خلافت حقدار کو نہیں پہونچی۔ رافضیوں کا عقیدہ ہے اس سے توبہ کرلو۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے ہاتھ سے جسکو حقدار سمجھا خلیفہ بنا دیا۔ جو اس کی مخالفت کرتا ہے وہ جھوٹا اور فاسق ہے فرشتے بن کر اطاعت وفرمانبرداری اختیار کرو۔ ابلیس نہ بنو"

(بدر ۴ر جولائی ۱۹۱۲ء)

(ب) "پھر سن لو کہ مجھے نہ کسی انسان نے نہ کسی انجمن نے خلیفہ بنایا ہے اور نہ میں کسی انجمن کو اس قابل سمجھتا ہوں کہ وہ خلیفہ بنائے ...... اور نہ اب کسی میں طاقت ہے۔ کہ وہ اس خلافت کی ردا (چادر) کو مجھ سے چھین لے"۔ (حوالہ مذکور)

(ج) "میں جب مر جاؤں گا۔ تو پھر وہی کھڑا ہوگا۔ جسکو خدا چاہے گا۔ اور خدا اس کو آپ کھڑا کرے گا۔ تم نے میرے ہاتھوں پر اقرار کئے ہیں۔ تم خلافت کا نام نہ لو۔ مجھے خدا نے خلیفہ بنا دیا ہے۔ اور اب نہ تمہارے کہنے سے معزول ہوسکتا ہوں۔ اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ وہ معزول کرے۔ اگر تم زیادہ زور دوگے تو یاد رکھو میرے پاس ایسے خالد بن ولید ہیں۔ جو تمہیں مرتدوں کی طرح سزا دیں گے۔"

(بدر ۱۱ر جولائی ۱۹۱۲ء)

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مندرجہ بالا کلمات کھلے طور پر بتلا رہے ہیں۔ کہ خلیفہ خدا مقرر کرتا ہے۔ اور خلیفہ معزول نہیں ہوسکتا۔ آخری اقتباس تو ظاہر ہے۔ کہ خلیفہ کی معزولی پر زور دینے والا مرتد ہے

—— ۴ ——

حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے فیصلہ اور حضرت مولوی نورالدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے بیان کے بعد میں بتاتا ہوں۔ کہ جماعت احمدیہ کا اجماعی مذہب بھی یہی ہے۔ کہ خدا کا مقرر کردہ خلیفہ کبھی معزول نہیں ہوسکتا۔ لکھا ہے

(الف) "خدا تعالےٰ کسی دشمنِ اسلام کو خلیفہ نہیں بناتا۔ بلکہ وہ جسکو خلیفہ بناتا ہے وہ اسلام کا خادم اسلام کی حفاظت کرنے والا اور اسلام کی نورانی کرنوں کو دنیا میں پھیلانے والا ہوتا ہے۔ اور چونکہ اب خلیفہ خدا تعالےٰ ہی مقرر کرتا ہے۔ اس لئے اس کی معزولی بھی انسانوں کے اختیار میں نہیں رکھی گئی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ شریعتِ اسلامیہ میں خلیفہ کی معزولی کے متعلق کسی نے کبھی بحث ہی نہیں اٹھائی"۔

(الفضل ۲۶ر اکتوبر ۱۹۲۲ء)

(ب) "ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ خلیفۃ المسلمین (سلطان ترکی مراد ہے۔ ناقل) کی معزولی کے متعلق سب مسلمان علماء سے عموماً اور جمعیۃ العلماء سے خصوصاً دریافت کریا کہ ان کے نزدیک خلیفہ کی معزولی کن دلائل شرعیہ کی بناء پر جائز اور درست ہوسکتی ہے۔ اور ایک خلیفہ کو معزول کر کے دوسرا خلیفہ کیونکر بنایا جاسکتا ہے اسلام سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ خلیفہ کبھی معزول نہیں کیا جاسکتا"

(الفضل ۹ر اکتوبر ۱۹۲۲ء) یہ جماعت احمدیہ کا اجماعی اور شریعت اسلامیہ کی روشنی میں قطعی فیصلہ ہے کہ خدا کا مقرر کردہ خلیفہ معزول نہیں ہوسکتا۔ اندریں حالات کوئی سچا احمدی آج یہ دعوےٰ نہیں کر سکتا۔ کہ خلفاء راشدین بھی معزول ہوسکتے ہیں۔ ایسا کہنے والا درحقیقت قرآن وحدیث، سنت خلفاء، اور فیصلۂ نورالدین اعظم اور جماعت احمدیہ کے واضح ترین اجماع کو رد کرتا ہے۔ اور بلا دلیل رد کرتا ہے جماعت احمدیہ آج سے پندرہ برس قبل جمعیۃ العلماء کو خلیفہ کی معزولی کے متعلق دلائل شرعیہ پیش کرنے کے سلسلہ میں چیلنج دے چکی ہے۔ اور جمعیۃ العلماء اپنے عجز سے احمدیہ عقیدہ کی قطعیت کو ثابت کر چکی ہے۔

—— ۵ ——

بہت ممکن ہے کہ شیخ عبدالرحمن صاحب مصری جو موجودہ فتنہ کے بانی ہیں کہہ دیں۔ کہ بے شک خدا کا مقرر کردہ خلیفہ معزول نہیں ہوسکتا لیکن میں جماعت احمدیہ کے موجودہ خلیفہ کو خدا کا مقرر کردہ خلیفہ نہیں مانتا۔ تو اس کے لئے ہم تائیدات سماوی۔ جماعت کا متفقہ فیصلہ۔ الٰہی بشارتوں اور الہامی دلائل پیش کرنے کی بجائے خود شیخ عبدالرحمن صاحب مصری کے تحریر کردہ الفاظ پیش کرتے ہیں۔ شیخ صاحب مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے کو مخاطب کرتے ہوئے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق لکھتے ہیں:-

"قربان جاؤں اس مولا کریم کے جس نے باوجود کسی اہم ضرورت کے پیش نہ آنے کے محض اپنے ایک پیارے کی جسے اس نے اپنے ہاتھ سے خلیفہ بنایا عزت رکھنے اور اس کے مقابلہ میں اس کے دشمن (مولوی محمد علی صاحب) کو اس کے اس خلاف اصول حملہ میں بھی ناکامی و نامرادی کا مونہہ دکھانے کے لئے احمدی لٹریچر میں پہلے سے ہی سامان رکھ دیا ہوا ہے"

(الفضل ۲ر مارچ ۱۹۲۲ء)

شیخ مصری صاحب کو خود مسلّم ہے۔ کہ سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز خدا کے پیارے اور خدا کے مقرر کردہ خلیفہ ہیں۔ اب فیصلہ آسان ہے۔ منطقی طور پر قیاس یوں بنے گا۔ حضرت محمود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز خدا کے مقرر کردہ خلیفہ ہیں۔ اور خدا کا مقرر کردہ خلیفہ کبھی معزول نہیں ہوسکتا۔ نتیجہ یہ نکلا۔ کہ حضرت محمود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کبھی بھی خلافت سے معزول نہیں ہو سکتے۔ ان کی معزولی کا سوال اٹھانا محض فتنہ ہے۔ قرآن وحدیث اور جماعت احمدیہ کے اجماع کے صریح خلاف قدم اٹھانا ہے۔ آج شیخ صاحب اور

(بقیہ دیکھیں صفحہ ۶ کالم ۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۳ جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ

خدا کا مقرر کردہ خلیفہ ہرگز معزول نہیں ہو سکتا

اسلامی شریعت کا فیصلہ اور جماعت احمدیہ کا اجماعی عقیدہ

سیدنا محمود کو خدا نے اپنے ہاتھ سے خلیفہ بنایا (الہامِ مسیح)

جماعت احمدیہ کا اجماعی عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت بروزی طور پر حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد ہے۔ بعثتِ اُولیٰ اور بعثتِ ثانیہ کے حالات میں بہت حد تک مطابقت موجود ہے۔ پہلا دَور تکمیلِ شریعت کا تھا۔ تو دوسرا دَور اشاعتِ شریعت یعنی اسلام کے مذاہبِ باطلہ پر بُرہانی غلبہ کا دَور ہے۔ قرآن مجید۔ اور احادیثِ صحیحہ اس حقیقت کو کھلے طور پر بیان کر چکے ہیں۔ سورۃ الواقعہ اور سورۃ الجمعہ کی آیات ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْآخِرِينَ۔ اور وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ اس پر شاہد ناطق ہیں۔ خود سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ مَثَلُ اُمَّتِی مَثَلُ الْمَطَرِ لَا یُدْرٰی اَوَّلُہٗ خَیْرٌ اَمْ اٰخِرُہٗ کہ میری امت کی مثال بارش کی ہے نہیں معلوم اس کا پہلا حصہ زیادہ نفع مند ہے۔ یا آخری۔

بہت ممکن ہے۔ کہ دیگر مسلمان کہلانے والے دوست مسیح موعود کے زمانہ کے انتظار کے باعث ان آیات واحادیث کی حقیقت کو پُورے طور پر نہ سمجھیں لیکن جماعت احمدیہ کے لئے تو اس بارے میں کسی شک وشبہ کی گنجائش باقی نہیں۔ کیونکہ بانی سلسلہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"اس سے ثابت ہے۔ کہ رجل فارسی اور مسیح موعود ایک ہی شخص کے نام ہیں۔ جیسا کہ قرآن شریف میں اسی کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ اور وُہ یہ ہے۔ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ۔ یعنی آنحضرت صلعم کے اصحاب میں سے ایک اور فرقہ ہے۔ جو ابھی ظاہر نہیں ہوا۔ یہ تو ظاہر ہے۔ کہ اصحاب وُہی کہلاتے ہیں۔ جو نبی کے وقت میں ہوں۔ اور ایمان کی حالت میں اس کی صحبت سے مشرف ہوں۔ اور اس سے تعلیم اور تربیت پائیں۔ پس اس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ آنے والی قوم میں ایک نبی ہوگا۔ کہ وُہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بروز ہوگا۔ اس لئے اس کے اصحاب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کہلائیں گے۔ اور جس طرح صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنے رنگ میں خدا تعالےٰ کی راہ میں دینی خدمتیں ادا کی تھیں وُہ اپنے رنگ میں ادا کریں گے۔ بہرحال یہ آیت آخری زمانہ میں ایک نبی کے ظاہر ہونے کی نسبت ایک پیشگوئی ہے"۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۷)

بانیٔ سلسلۂ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ سے ثابت ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق اس آخری زمانہ میں آپ کو نبی بنایا۔ اور آپ کے ماننے والوں کو صحابہ کا مثیل۔ خود فرماتے ہیں:۔

مسیحِ وقت اب دُنیا میں آیا
خدا نے عہد کا دن ہے دکھایا
مبارک وُہ جو اب ایمان لایا۔
صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا۔

پس جماعت احمدیہ نبی کی تربیت یافتہ اور اس تاریکی کے زمانہ میں اسلام کے عَلَم کو بلند کرنے کے لئے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے نقشِ قدم پر قائم شُدہ روحانی جماعت ہے۔ یہ کوئی دنیاوی سوسائٹی نہیں۔ اور نہ ہی کوئی دُنیاوی پارلیمنٹ بلکہ یہ محض مذہبی سلسلہ ہے اور چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت بروزی طور پر حضرت رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت ثانیہ ہے اس لئے آئندہ حالات کو جاننے کے لئے اس جماعت کا قیاس اسلام کے دَورِ اول پر ہوگا۔ نہ کسی دنیاوی سوسائٹی کے قواعد و قوانین پر۔

۲

آج ہمارے سامنے مخالفین نظام کی طرف سے یہ دعوےٰ پیش کیا جاتا ہے کہ خلیفہ معزول کیا جا سکتا ہے۔ اور وُہ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو معزول کرنے کے لئے کھڑے ہُوئے ہیں۔ ہمارا واضح جواب یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کا مقرر کردہ خلیفہ معزول نہیں کیا جا سکتا انسانوں کے اپنے تجویز کردہ بادشاہ ان کے کہنے پر معزول ہو سکتے ہیں۔ لیکن جس وجود کو خدا تعالےٰ مسندِ خلافت پر متمکن فرماتا ہے۔ انسان اس کو اس سے نیچے نہیں اتار سکتے۔ اور چونکہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ خدائی انتخاب کے ماتحت خلیفہ مقرر ہُوئے ہیں۔ لہٰذا ان کی معزولی کا سوال پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ ہمارے جواب کی سچائی پرکھنے کا ایک طریق یہ بھی ہے۔ کہ دیکھا جائے کہ کیا اسلام کے دورِ اول میں خلفاء راشدین میں سے کسی کی معزولی کا سوال اٹھایا گیا۔ اور کیا کوئی ان خلفاء میں سے معزول کیا گیا؟ تاریخ بتلاتی ہے۔ کہ اگرچہ اندرونی طور پر بہت پہلے۔ مگر کھلے طور پر اور منظم صورت میں یہ سازش حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں نمودار ہُوئی۔ کچھ لوگوں نے جو سبائی گروہ میں شامل تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے معزول ہونے کا مطالبہ کیا۔ صحابہؓ کرام بحیثیت مجموعی اس فتنہ سے اعلانِ برأت کرتے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان فتنہ پردازوں کے اس مطالبہ کو ٹھکرا دیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی عزت وآبرو اور جان خطرہ میں تھی۔ دُشمن ان کے گھر کا محاصرہ کئے ہوئے تھے۔ مسلمانوں کے لئے عجیب کشمکش کی گھڑی درپیش تھی۔ فتنہ برپا کرنے والے صرف اتنا چاہتے تھے۔ کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنے معزول ہونے کا اعلان کر دیں۔ مگر خدا کے اس مقدس خلیفہ نے فرمایا:۔

مَا كُنْتُ لِاَخْلَعَ سِرْبَالًا سَرْبَلَنِيْهِ اللّٰهُ فَتَكُوْنَ سُنَّةً مِنْ بَعْدِيْ كُلَّمَا كَرِهَ الْقَوْمُ اِمَامَهُمْ خَلَعُوْهُ (العقد الفرید جلد ۳ صفحہ ۱۳۳)

کہ میں ہرگز اس کُرتہ کو اتار نہیں سکتا۔ جو خدا تعالےٰ نے مجھے پہنایا ہے۔ اگر میں ایسا کر دوں۔ تو ایک بُری سنت جاری ہو جائیگی۔ کہ جب کبھی لوگ اپنے امام سے ناراض ہونگے۔ اس کو معزول کرنے کے لئے کھڑے ہو جائیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دہریہ کون ہے؟

کہنے والے نے کہا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ میں دہریت آگئی ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ :- ع

یہ تو ہے سب شکل ان کی ہم تو ہیں آئینہ دار

اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ایک چمکتا ہوا نشان۔ زندہ اور چلتا پھرتا نشان اس پُر نور وجود میں ہے۔ جس کا نام خود خدا تعالیٰ نے **محمود** رکھا۔ حضور ایدہُ اللہ تعالیٰ کی پیدائش سے قبل خدا تعالیٰ کے بھیجے فرستادہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شائع فرمایا:-

"ایک اور لڑکا ہونے کا قریب مدت تک وعدہ دیا۔ جس کا نام **محمود احمد** ہوگا"

"اور اپنے کاموں میں اولوالعزم نکلے گا" (اشتہار ۱۵ - جولائی ۱۸۸۸ء)

بدقسمت منکرِ خلافت اٹھتا ہے اور کہتا ہے۔ **محمود** اولوالعزم نہیں ہے۔ اور دعوےٰ کرتا ہے۔ کہ میں اس کی اولوالعزمی کو مٹا دوں گا۔ اور اپنے مقابلہ میں اسے ناکام کروں گا۔ اب اے منصفو! بتاؤ۔ کیا یہ شخص محمود کا مقابلہ کر رہا ہے۔ یا کہ خود خدا تعالیٰ کے مقابلہ میں ڈٹ کر کھڑا ہوا ہے۔ اور کہتا ہے۔ اے کہلانے والے خدا۔ میں تیری بات کو جھٹلا دوں گا۔ تو نے کہا تھا۔ محمود اولوالعزم نکلے گا۔ مگر میں اسے اولوالعزم نہ رہنے دوں گا۔ بتاؤ کہ خدا تعالیٰ کا مقابلہ کرنے والے کا نام دہریہ نہیں تو اور کیا ہو سکتا ہے :-

پھر اللہ تعالیٰ کے پاک نبی و مرسل حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا۔

"میرا پہلا لڑکا جو زندہ موجود ہے جس کا نام محمود ہے۔ ابھی وہ پیدا نہیں ہوا تھا۔ جو مجھے کشفی طور پر اس کے پیدا ہونے کی خبر دی گئی۔ اور میں نے مسجد کی دیوار پر اس کا نام لکھا ہوا یہ پایا۔ کہ

محمود"

(تریاق القلوب)

مگر متکبر کہہ رہا ہے۔ کہ میں محمود کا نام مسجد کی دیوار سے مٹا ڈالونگا بتاؤ۔ کیا یہ متکبر خالقِ ارض و سماء کے واضح کلام کو جھوٹا ثابت کرنے کی کوشش کی وجہ سے منکرِ خلافت کو خود خدا تعالیٰ کا مدمقابل۔ اور دہریہ ثابت نہیں کر رہا؟

پھر ہمارے حضرت احمد جری اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:-

"مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا۔ اور نیز دوسرا نام اس کا محمود۔ اور تیسرا نام بشیر ثانی بھی ہے۔ اور ایک الہام میں اس کا نام فضلِ عمر ظاہر کیا گیا ہے" (سبز اشتہار)

مگر ایک انسان نَسِیَ خلقہ کا مصداق کہہ رہا ہے۔ کہ خدا کا محمود عمرؓ کی فضیلت نہیں رکھتا۔ اور خلافتِ ثانیہ کا مستحق نہیں۔ اب بتاؤ خدا کے ارادوں کو توڑنے کا مدعی دہریہ کے نام سے نہ پکارا جائے تو اور کیا نام اس کا رکھا جا سکتا ہے؟

پھر خدا تعالیٰ نے اپنے فرستادہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مخاطب کر کے فرمایا:-

"وہ اولوالعزم ہوگا۔ اور حُسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا" (اشتہار تکمیلِ تبلیغ ۱۲ - جنوری ۱۸۸۹ء)

مگر ایک شخص اعلان کرتا ہے۔ کہ اے وہ۔ جسے خدا کہا جاتا ہے۔ تیرا کلام جھوٹا ثابت ہوا۔ محمود تیرے مسیح کے حسن و احسان کا نظیر نہیں ہے۔ بلکہ اس میں نقص ہے۔ اب سوچو! کیا ایسا شخص خدا تعالیٰ سے جنگ کر کے خود دہریہ ثابت ہوتا ہے۔ یا نہیں؟

شیخ مصری صاحب اپنے ایک اشتہار میں ہمارے ہادی اور امام ایدہ اللہ تعالیٰ پر ایک الزام لگاتے ہیں۔ کہ :- قاتلوں کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا جاتا ہے۔ گویا نعوذ باللہ ایک دوزخی اس مقبرہ بہشتی میں دفن ہو گیا۔ جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرما گئے ہیں۔ کہ "خدا کے کلام کا یہ مطلب ہے۔ کہ صرف بہشتی ہی اس میں دفن کیا جائے گا" (الوصیت)

کیا شیخ مصری کا یہ قول بھی خود خدا تعالیٰ کے کلام کی تکذیب اور دہریت کا رنگ نہیں رکھتا؟

ہاں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا وجود ابتداء سے لے کر آج تک اور اس وقت تک کہ اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھائے جائیں۔ بلکہ ہمیشہ کے لئے خدا تعالیٰ کی ہستی کا زبردست ثبوت ہے۔ اہلِ پیغام ایک بے سروسامانی کی حالت میں ایک نوعمر کے ہاتھ میں احمدیت کی کشتی کو چھوڑ کر کہہ رہے تھے۔ کہ ہم اس کے نابود ہونے کا انتظام کر آئے ہیں۔ پھر شیطان کبھی احراری فتنہ کی صورت میں اٹھا اور کبھی بابی اور مستریوں کے فتنہ کی صورت میں اس نے سر نکالا۔ مگر ہمارے سپہ سالار نے معجزانہ رنگ میں ہر مرتبہ اس کا سر کچلا۔ اور اعلان کیا۔ کہ :-

"میری کمزوری کو مت دیکھیں۔ کہ میں جس کا بندہ ہوں۔ بڑی سرکار ہے"

خدا تعالیٰ کی قدرت کا ہاتھ ہر میدان میں اپنے **محمود** کے ساتھ رہا۔ اور ہر علمی اور عملی پہلو سے سلسلۂ احمدیہ خدا تعالیٰ کی قدرت بصورت خلافتِ ثانیہ کے طفیل غالب رہا۔ شیخ مصری نے کہہ دیا۔ کہ سیاست میں لگ گئے ہیں۔ مگر کیا پیشگوئی یہ نہ تھی۔ کہ علوم **ظاہری** و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اگر سیاسی میدان میں بھی اسلام کی فوقیت اور برتری حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے وجود میں ثابت ہوئی۔ تو تم کیوں اس یوسفِ ثانی کے جلد جلد بڑھنے اور ترقی کرنے سے جلتے ہو۔ مگر خدا کا کلام بھی سچا ثابت ہونا تھا۔ کہ

"احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وھم لا یفتنون۔ وقالوا تاللہ تفتئو تذکر یوسف حتی تکون حرضا او تکون من الھالکین۔ شاہت الوجوہ" (الہام مندرجہ مکتوب حضرت مسیح موعود ۱۸۸۸ء نام حضرت خلیفہ اول)

ہم اپنے مولیٰ کا شکر ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ جس نے ہمیں اپنے فضل۔ اور غریب نوازی سے اس وجود کے ساتھ وابستہ کیا۔ جسے مخاطب کر کے ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ ع

"تیرے پانے سے ہی اس ذات کو پایا ہم نے"

اے ہمارے رب تجھے ہم نے تیرے **محمود** کے آئینہ میں ہی پہچانا ہے۔ سو اپنے فضل سے ایسا کر۔ کہ ہم ہمیشہ کے لئے اپنے محمودؔ کی معیت میں ہو کر انجام کار تیرے حضور خدائیت کی نعمت پائیں۔ آمین :- ناچیز بدرالدین احمد از کراچی رکن مجلس انصار سلطان القلم۔

تجربہ کار لوہار کی ضرورت

دارالصناعت قادیان کے لئے ایک گرم اور ٹھنڈا کام کرنے والے تجربہ کار لوہار کاریگر کی ضرورت ہے۔ تعلیم یافتہ اور مشینری سے واقفیت رکھنے والے کو ترجیح دیجائے گی۔ تنخواہ حسبِ قابلیت دی جائے گی :-

ذوالفقار علی۔ ناظم تجارت قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام میں خلیفہ کے انتخاب کا طریق
اور
اس کی شرعی حیثیت

انبیاء کرام کی قوتِ قدسیہ سے مختلف لوگ اپنی روحانی استعدادوں کے مطابق فیضیاب ہوتے ہیں۔ پاکیزہ نفوس کی وہ جماعت اللہ تعالےٰ کے فرستادہ کے گرد جمع ہو جاتی ہے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مقدس صحبت سے فائدہ اٹھانے والے مومنین میں جہاں یکساں طور پر جوشِ اطاعت اور جذبہ ایثار پایا جاتا تھا۔ وہاں فطرتی قابلیتوں کے تقاضا کے ماتحت ان میں روحانی تربیت کا اثر متفاوت نظر آتا تھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے بعض مخلصین کمالاتِ ایمانی کے حصول میں اپنے رفقاء سے بہت آگے نکل گئے تھے۔ اور ان میں ایک طبقہ اللہ تعالےٰ کے بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے عشق میں اس درجہ فنا ہو چکا تھا۔ کہ اس کی حرکات اور سکنات میں ذوبیت کی جھلک دکھائی دیتی تھی۔ یہی وہ گروہ قدوسیاں تھا جس نے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے مقصد کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیا۔ اور اپنے ایمان پر علی وجہ البصیرت ثابت قدمی سے قائم رہتے ہوئے اس عظیم الشان مقصد کی تکمیل میں کوشاں رہتا تھا۔ اور یہی وہ لوگ تھے۔ جن کا وجود اسلامی عمارت کے لئے بمنزلہ ستون کے تھا۔ جن پر اس کی خوبصورتی اور استحکام کا انحصار تھا ؛

خلفاء کا تقرر

قرآن کریم اور تاریخِ اسلام کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ خلفاء کا تقرر اللہ تعالےٰ کی خاص مشیت کے ماتحت عمل میں آتا ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ انی جاعلٌ فی الارض خلیفۃ (البقرہ ع ۴) کہ میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں۔ یعنے خلیفہ بنانے کا کام میں نے اپنے ذمہ لیا ہے۔ اور یہ استخلاف میرے ہاتھوں سرانجام ہوگا۔ حضرت ہارون علیہ السلام کے متعلق حضرت موسےٰ علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ سے خود درخواست کی۔ کہ واجعل لی وزیرًا من اھلی ھارون اخی (طٰہٰ ع ۲) یعنے ہارون میرا مددگار بنا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے اس دعا کو شرفِ قبولیت بخشتے ہوئے فرمایا۔ قد اوتیت سؤلک یموسیٰ (طٰہٰ ع ۲) اے موسےٰ تیرے سوال کو منظور کر لیا گیا ہے۔ جب حضرت موسےٰ علیہ السلام کوہِ طور پر تشریف لے گئے۔ تو آپ نے حضرت ہارون علیہ السلام کو ہی اپنا خلیفہ مقرر کیا۔ کیونکہ ان کا انتخاب اللہ تعالےٰ کے حکم کے ماتحت تھا۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد خلیفہ کے انتخاب کے دو طریق امتِ مسلمہ میں رائج معلوم ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ ہے۔ جس کے ماتحت حضرت ابوبکر۔ حضرت عثمان اور حضرت علی رضوان اللہ عنہم کا انتخاب عمل میں آیا۔ اور دوسرا وُہ جو ہمیں حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے تقرر میں کارفرما نظر آتا ہے۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو ہر دو طریق اللہ تعالےٰ کے خاص تصرف کی طرف راہنمائی کرتے ہیں۔

میں اس مختصر مضمون میں صرف حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما کے انتخاب کے متعلق کچھ عرض کرنے پر اکتفا کرونگا۔ کیونکہ انفرادی طور پر یہ خلافتیں مذکورہ بالا ایک ایک طریق کا نمونہ ہیں

حضرت ابوبکرؓ کی خلافت

حضرت رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات سے قبل خلافت کے لئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام تجویز نہیں فرمایا تھا۔ صرف آخری علالت کے دوران میں حضور نے حضرت صدیق اکبر کے سپرد نمازوں کی امامت کی ہوئی تھی جس سے اس امر کی طرف اشارہ پایا جاتا تھا کہ حضور کے بعد جماعت صحابہ میں سب سے بڑا درجہ حضرت ابوبکرؓ کو حاصل ہے۔ اور وہی مسلمانوں کی قیادت کی اہلیت رکھتے ہیں۔ اور ویسے بھی حضور صاف طور پر فرما چکے تھے۔ کہ ابو بکر افضل ھذہ الامۃ الا ان یکون نبی یعنے حضرت ابوبکرؓ امتِ محمدیہ کے نبیوں کو مستثنےٰ کرتے ہوئے باقی سب سے افضل ہیں۔ جمہور مسلمانوں کے دلوں میں بھی حضرت ابوبکرؓ اپنے تقوےٰ و طہارت اور ایثار کے باعث گھر کر چکے تھے۔ اس لئے جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس جہانِ فانی سے اٹھ گئے تو اللہ تعالےٰ نے تمام مسلمانوں کے قلوب کو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی طرف پھیر دیا۔ وہ جماعت در جماعت آپ کے ہاتھ پر جمع ہو گئے۔ اور انہوں نے آپ کی بیعت میں شامل ہونا اپنے لئے موجبِ سعادت یقین کیا۔ تمام قوم کا متفقہ طور پر حضرت ابوبکرؓ کو خلیفہ تسلیم کر لینا اور آپ کے ذریعہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے جاری کئے ہوئے کاموں کا پایہ تکمیل تک پہونچنا ثابت کرتا ہے۔ کہ آپ کا انتخاب اللہ تعالےٰ کی خاص مشیت کے ماتحت تھا۔ اسی نے لوگوں کے دلوں کو خلافت ابوبکر کے لئے تیار کیا تھا۔ اور اسی نے ایک طرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دل میں حضرت ابوبکرؓ کی محبت ڈالکر حضور کی زبانِ مبارک سے آپ کے تقوےٰ و قربت کا اظہار کروایا تھا۔ اور دوسری طرف خود حضرت ابوبکرؓ کے جسم کے ذرہ ذرہ میں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے جذبہ جانثاری پیدا کر کے آپ کو تقوےٰ اللہ اور خشیت اللہ کے اس قدر بلند مقام پر کھڑا کیا تھا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کی نگاہیں اپنی سیادت کے لئے انہی کی طرف اٹھتی تھیں۔ اس لئے گو بظاہر حالات یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ صحابہ نے خلیفہ اول کا انتخاب کیا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے ہاتھوں سے حضرت صدیق اکبر کی خلافت کی داغ بیل ڈالی ہوئی تھی۔ جس کے بعد صحابہ کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ ہی نہیں تھا۔ کہ آپ کو اپنا خلیفہ تسلیم کر لیں۔

حضرت عمرؓ کی خلافت

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت خلیفہ کے انتخاب کے دوسرے اسلامی طریق کی حامل ہے۔ یعنے خلیفہ وقت اپنے جانشین کو خود نامزد کرے۔ اور قوم برضا و رغبت خلیفہ کی تجویز پر مہرِ تائید ثبت کر کے اس کو اپنا امام تسلیم کرے۔ حضرت ابوبکرؓ نے مرض الموت کے دوران میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو حضرت عمرؓ کی نامزدگی کے متعلق وصیت لکھوائی اور حکم دیا کہ مسلمانوں کو مسجد میں جمع کر کے ان کے سامنے یہ وصیت پڑھ دی جائے چنانچہ اہلِ مدینہ کو وہ وصیت پڑھ کر سنائی گئی۔ حضرت ابوبکرؓ کو آپ کے ارشاد کے ماتحت اس دریچہ کی طرف اٹھا کر لایا گیا۔ جو مسجد کے صحن کی طرف کھلتا تھا۔ جب آپ وہاں پہونچے۔ تو آپ نے بلند آواز سے فرمایا کہ اے مسلمانو! کیا تمہیں وہ شخص منظور ہے۔ جسکو میں نے تمہارا حاکم مقرر کیا ہے۔ وُہ میرے رشتہ داروں میں سے نہیں بلکہ وہ الخطاب کا بیٹا عمرؓ ہے۔ یقیناً میں نے بہترین شخص چننے کی پوری کوشش کی ہے۔ اس لئے تم اسکی اطاعت وفاداری سے کروگے "تمام لوگوں نے بیک آواز پکار کر کہا "ہاں ہم اطاعت کرینگے" اللہ تعالےٰ کی مشیت نے تقاضا کیا۔ کہ حضرت عمرؓ کا انتخاب حضرت ابوبکرؓ کے ذریعے عمل میں آئے۔ اور ان کی زندگی میں ہی ان کو قوم کی طرف سے سندِ قبول حاصل ہو جائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah
225

چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ہو سکتا تھا۔ کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بستر مرگ پر لیٹے ہوئے حضرت عمرؓ کا نام تجویز کیا۔ تو حاضرین مجلس اس رائے سے اختلاف کرتے اور کہتے کہ ہمیں اس فیصلہ میں خامیاں نظر آتی ہیں۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے دو پہلوؤں سے اس کے تدارک کا سامان کر رکھا تھا۔ ایک تو صحابہ رضی اللہ عنہم کرام حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو اپنا واجب الاطاعت خلیفہ تسلیم کر چکے تھے۔ اس لئے وہ کسی صورت میں اپنے محبوب امام کی وصیت کو رد نہیں کر سکتے تھے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے ان کی شانِ اطاعت پر حرف آتا تھا۔ اور ان کا عہد بیعت ٹوٹتا تھا۔ دوسرے اللہ تعالےٰ نے حضرت عمرؓ کو قوم میں ایسی وجاہت عطا کر رکھی تھی۔ کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا انتخاب قوم کے جذبات کے صحیح طور پر ترجمانی کرنے کے لحاظ سے موزون ترین تھا۔ اس لئے جب حضرت عمرؓ کی نامزدگی کا اعلان حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی طرف سے کیا گیا تو تمام مسلمانوں کی گردنیں جھک گئیں اور ان کے دل گواہی دینے لگے۔ کہ ہاں حضرت ابوبکرؓ کے بعد حضرت عمرؓ ہی ہمارے خلیفہ ہو سکتے ہیں۔

خلیفہ کے انتخاب میں مشیت الٰہی

میں اوپر بیان کر آیا ہوں کہ خلفا کے انتخاب میں ہمیشہ اللہ تعالےٰ کی مشیت کا ہاتھ کام کرتا ہے۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ ایک نبی یا اسکے خلیفہ کی وفات کے وقت قوم کے احساسات۔ خیالات اور جذبات میں ہیجان و اضطراب پیدا ہو جاتا ہے اس از خود رفتگی کی حالت میں بجز تائید ایزدی ان سے کسی صحیح انتخاب کی توقع کرنا امید موہوم ہے اس لئے اللہ تعالےٰ نے انتخاب کی تمام تر ذمہ داری کے لئے ان کو مکلف ہی نہیں کیا۔ لیکن چونکہ جماعت بغیر امام کے نہیں رہ سکتی۔ اس لئے اللہ تعالےٰ کی یہ سنت ہے۔ کہ وہ مخلصین کے دلوں کو صحیح انتخاب کی طرف بشدت مائل کر دیتا ہے۔ جیسا کہ اس نے حضرت ابوبکرؓ۔ حضرت عثمانؓ اور حضرت علی رضوان اللہ علیہم کے متعلق کیا یا خلیفہ کی زندگی میں ہی اس کے ذریعہ آئندہ جانشین کو نامزد کرا دیتا ہے۔ اور قوم متفقہ طور پر اس کی اطاعت کا جؤا اپنی گردن پر رکھ لیتی ہے۔ جیسا کہ اس نے حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے وقت میں کیا۔

پس اسلام میں خلیفہ کے تقرر کے یہی دو طریق نظر آتے ہیں۔ کہ یا تو مسلمان عام انتخاب کے ذریعے زمامِ خلافت کسی شخص کے ہاتھ میں دیدیں۔ یا خلیفہ خود اپنا جانشین نامزد کرے۔ ان کے علاوہ ہمیں کوئی تیسرا طریق نظر نہیں آتا یہ دونوں طریق اللہ تعالےٰ کے تصرف کے ماتحت عمل میں آتے ہیں۔ اور واقعات کے تسلسل پر غور کرنے سے اللہ تعالےٰ کی مشیت اس قدر نمایاں طور پر نظر آتی ہے کہ عقل سلیم اس امر کے تسلیم کرنے کے لئے مجبور ہے۔ کہ درحقیقت خدا ہی خلیفہ بناتا ہے۔ قطع نظر ان نصوصِ بینہ قرآنیہ کے جن میں استخلاف کا فعل اللہ تعالےٰ نے اپنی طرف منسوب کیا ہے۔ اگر ہم خلفائے راشدین کے حالات کو بحیثیت مجموعی دیکھیں۔ تو ماننا پڑتا ہے۔ کہ واقعی خلیفہ بنانا اللہ تعالےٰ کا کام ہے۔ خلفائے اربعہ کے زمانے میں جو عظیم الشان فتوحات اسلام کو ظاہری اور باطنی طور پر حاصل ہوئیں۔ وہ صاف طور پر گواہی دے رہی ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ کی نصرت اور تائید ان کے ساتھ تھی۔ اگر ہم ایک منٹ کے لئے فرض کرلیں۔ کہ خلیفہ بنانا خدا کا کام نہیں۔ بلکہ محض انسانی فعل ہے۔ تو نعوذ باللہ ہمیں اقرار کرنا پڑے گا۔ کہ جب قوم ایک شخص کو منتخب کر لے تو اللہ تعالےٰ اپنی خاص نصرت اس فرد واحد کے حق میں نازل کرنے کے لئے مجبور ہو جاتا ہے۔ خواہ وہ شخص امانت خلافت کا بار اٹھانے کا کس قدر ہی نااہل کیوں نہ ہو۔ گویا اللہ تعالےٰ کی تائید محض کثرت آراء کی پابند ہے۔ اور اسے کسی شخص کے مقام تقوےٰ اور جوش حمایتِ دین سے کچھ غرض نہیں۔ یہ طریق کار صریح طور پر اللہ تعالےٰ کی شان کے خلاف ہے۔ اس لئے صرف ایک ہی صورت واجب الوقوع اور اللہ تعالےٰ کی شانِ حکیمانہ کے شایاں ہے۔ کہ وہ اپنے علم غیب کی روشنی میں ایک پاک وجود کا اصطفاء کرے۔ اور پھر تمام قوم کے قلوب کو زور سے تحریک کرے کہ وہ اسے اپنا امام منتخب کریں۔ یا اپنے برحق خلیفہ کو مؤید بروح القدس کرکے اس کے ذریعہ آئندہ خلیفہ کا نام جماعت پر ظاہر کرے۔ چونکہ اس صورت میں بندوں کا انتخاب اللہ تعالےٰ کے تصرف کے ماتحت ہوگا۔ اس لئے حقیقی راہ ہدایت یہی ہے۔ ورنہ بالکل ممکن ہے۔ کہ ایک روحانیت سے بے بہرہ دنیا دار اپنا دنیوی اثر ڈال کر لوگوں کی کثرت رائے حاصل کر لے۔ تو کیا دنیا کی کوئی طاقت اللہ تعالےٰ کو مجبور کر سکتی ہے۔ کہ وہ اُس شخص کو تائیدات غیبی سے کبھی مشرف کرے؟ ہرگز نہیں۔

خلیفہ کی شرعی حیثیت

اس کے بعد میں خلیفہ کی شرعی حیثیت کا ذکر کرتا ہوں۔

قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ خلیفہ نفسِ نبوت کے سوا دیگر تمام امور میں نبی کا جانشین ہوتا ہے۔ اور جو کام تلاوتِ آیاتِ الٰہی تزکیہ نفوس اور تعلیم کتاب و حکمت کے متعلق نبی نے شروع کئے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان کو جاری رکھتا ہے آیت استخلاف (سورہ نور ع ۷) میں اللہ تعالےٰ نے خلفاء کے ذریعے سرانجام ہونے والے امور کا ذکر کیا ہے۔ اور ضمنی طور پر ان کی صداقت کی علامات کو وضاحت سے بیان فرمایا ہے۔ شریعت اسلامیہ کی رو سے خلیفہ قوم کا واجب الاطاعت امام ہوتا ہے۔ اور اس کی اطاعت اسی طرح فرض ہے۔ جیسے اللہ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے یَاأَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا أَطِیْعُوا اللّٰہَ وَأَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَأُولِی الْأَمْرِ مِنْکُمْ (النساء ع ۸) یعنی اے مومنو! تم اللہ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان لوگوں کی اطاعت کرو۔ جن کے سپرد تم نے امانتِ حکومت کی ہوئی ہے۔ قوم وَأَمْرُھُمْ شُوْرٰی بَیْنَھُمْ (الشوریٰ ع ۴) کے مطابق مشورہ تو دے سکتی ہے۔ لیکن اپنے مشورہ پر اصرار نہیں کر سکتی۔ کیونکہ اس طرح کمال اطاعت میں فرق آتا ہے۔ جھگڑے کی صورت میں معاملہ کو اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول کی طرف لوٹانے کا حکم ہے۔ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ إِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ إِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ۔ (النساء ع ۵) خلیفہ کے حکم کی خلاف ورزی کرنے والا یا بیعتِ خلافت کو فسخ کرنے والا قرآن کریم کی اصطلاح میں فاسق ہے۔ چنانچہ فرمایا وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَأُولٰئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ (النور ع ۷) چونکہ منصب خلافت کا قیام اور استحکام اللہ تعالےٰ کے ہاتھ میں ہے اس لئے تختِ خلافت پر متمکن ہونے والے خلیفۂ راشد کو کوئی معزول نہیں کر سکتا۔ خدا تعالےٰ کا فیصلہ عمیق در عمیق حکمت کے ماتحت اور علم غیب پر مبنی ہونے کی وجہ سے نظر ثانی کا محتاج نہیں ہوتا۔ اس لئے خدا تعالےٰ کے انتخاب کے خلاف نبرد آزمائی کرنے والے خود پاش پاش ہو جاتے ہیں۔ جس طرح سر ٹکرانے سے پتھر کی چٹان نہیں ٹوٹ سکتی۔ بلکہ خود اُس کاسہ سر کے پرزے اڑ جاتے ہیں! اسی طرح اللہ تعالےٰ کی قائم کردہ عمارت خلافت پر ہونے والا ہر حملہ الٹ کر حملہ آوروں پر پڑتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ ان کو خائب و خاسر رکھنے کے علاوہ تباہ و برباد کر دیتا ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

بعثت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مومنوں کی ایک پاکیزہ جماعت قائم کی۔ جس کا مقصد اسلام کی روایات کو تازہ کرنا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرض تبلیغ کو اس والہانہ جوش اور غیر متزلزل عزم کے ساتھ سرانجام دیا۔ کہ اس کی نظیر قرون اولیٰ میں نہیں ملتی۔ حضور نے اسلام کو مذاہب باطلہ پر ازسر نو غالب کر کے اللہ تعالےٰ کی قدرت کا کرشمہ دکھلایا۔ صداقت کی تلوار زمین کے مشارق اور مغارب میں چمکی۔ جس کی ہیبت اور جلال کو دیکھ کر پرستاران ظلمت کے زہرے آب ہو گئے۔ اور ان کے دلوں پر سچائی کا رعب اس شدت سے مستولی ہوا۔ کہ ان کے منصوبے مرغ بسمل کی طرح تڑپ تڑپ کر خاک میں مل گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات طیبہ کا ایک ایک ورق اپنے اندر ہزاروں ہزار سبق رکھتا ہے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء نے اپنے بے مثال جہاد کو دلائل قاطعہ اور براہین ساطعہ کے بحر مواج کی صورت میں دنیا کے سامنے پیش کیا۔ جس کی ہر ایک موج۔ ہر ایک لہر اور ہر ایک تھپیڑا باطل شکن ہے۔ فرائض نبوت کو کماحقہ ادا کرنے کے بعد آخر وہ وقت آیا۔ جب اللہ تعالےٰ کا یہ بطل جلیل عالم جاودانی کی طرف رحلت کر کے جماعت کو یتیم چھوڑ گیا۔

جماعت احمدیہ میں خلافت

اللہ تعالےٰ نے اس انتہائی بے سروسامانی کی حالت میں اپنے بندوں پر رحم کیا۔ اور اپنے وعدہ استخلاف کا پاس کرتے ہوئے حضرت حکیم الامۃ مولانا نور الدین اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ہاتھ میں خلافت کی باگ دیدی۔ جس سے جماعت کے پراگندہ عناصر میں شیرازہ بندی پیدا ہوئی اور نعمت خلافت نے افراد کے شکستہ قلوب اور زخمی سینوں پر مرہم کافوری کا کام دیا۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو خدا تعالےٰ نے اسی طرح خلیفہ بنایا۔ جس طرح اس سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام۔ حضرت ابوبکرؓ۔ حضرت عثمانؓ اور حضرت علی رضوان اللہ علیہم کو بنایا تھا۔ آپ کے انتخاب سے انتخاب خلیفہ کے ایک طریق کی یاد تازہ ہوئی لیکن ضروری تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو صحابہ رضوان اللہ علیہم کرام کا کامل نمونہ بناتا۔ اس لئے اس نے ایک عجیب رنگ میں خلافت موعودہ کے ذریعہ استخلاف کے دوسرے طریق کو بھی احمدیہ جماعت میں رائج کیا۔

خلافت محمود

جب حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ فوت ہوئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو سریر خلافت پر رونق افروز کیا۔ خدا کی شان حضور کی خلافت میں انتخاب کے دونوں طریق جمع تھے حضرت خلیفہ اول کی ۱۹۱۲ء کی وصیت کے مطابق حضور خلافت کے مستحق تھے۔ اور حضرت خلیفہ اول کی وفات کے بعد ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء کو تمام جماعت نے متفقہ طور پر ازسر نو حضور کو منتخب کیا۔ اور حضور کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ انتخاب خلافت کے ان دو پہلوؤں کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خلافت حقہ کا ایک اور عظیم الشان پہلو ہے۔ جس کو نظر انداز کرنا اللہ تعالےٰ کی نعمت کا کفر کرنا ہے۔ حضور پر نور اسلامی طریق انتخاب کے لحاظ سے نہ صرف خلیفہ ہیں بلکہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آئمہ و اولیائے امت محمدیہ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کشوف۔ الہامات اور مصفیٰ وحی ربانی کے اعتبار سے موعود خلیفہ ہیں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق پیشگوئی کی تھی۔ یتزوج و یولد له یعنی مسیح محمدی شادی کرے گا اور اس کی اولاد ہوگی۔ اب ظاہر ہے کہ اگر اس شادی اور اولاد میں کسی غیر معمولی فضیلت کا اشارہ نہیں تھا۔ تو ایسی عام بات کا ذکر کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ کیا دنیا میں ہزاروں آدمی شادیاں نہیں کرتے اور کیا ہزاروں کے ہاں اولاد نہیں ہوتی۔ اگر کوئی شخص اپنے ہم نشین سے کہے کہ آج میں نے ایک آدمی دیکھا۔ جس کی دو ٹانگیں دو آنکھیں اور دو کان تھے۔ تو سننے والے کو اس کی سنجیدگی اور دماغی توازن کے متعلق ضرور شبہ پیدا ہو جائے گا لہذا افضل الرسل حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مسیح موعود کے متعلق شادی کرنے اور صاحب اولاد ہونے کی پیشگوئی کرنا بالبداہت بتاتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زوجہ محترمہ اور حضور کی اولاد میں روحانی لحاظ سے ایک ایسی خصوصیت پائی جاتی ہے۔ جس کا ظہور اسلام کے لئے بطور نشان کے ہے۔ حضرت محمود ایدہ اللہ الودود کا خلیفہ بننا حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کو چار چاند لگاتا ہے۔ اور حضور کی صداقت کا ایک بہت بڑا ثبوت ہے۔ اسی طرح اقطاب و اولیائے امت نے بھی بکثرت حضور کی خلافت کی خوشخبریاں دی ہیں۔ مثلاً حضرت نعمت اللہ ولی کا قصیدہ کسی صاحب علم سے مخفی نہیں۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ ؏

پسرش یادگار مے بینم

کہ حضرت مسیح موعود کا فرزند ارجمند حضور علیہ السلام کے کمالات کی یادگار ہوگا اس سے بڑھ کر واضح اشارہ خلافت کے متعلق اور کیا ہو سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر حضرت محمود ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق اس کثرت سے الہامات۔ رؤیائے صادقہ اور کشوف ظاہر ہوئے۔ کہ ان کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خلافت سے انکار کرنا صداقت اور انصاف کا منہ چڑانا ہے۔

شریعت اسلامیہ میں انتخاب خلافت حقہ کے جتنے طریقے مندرج ہیں۔ اور تاریخ اسلام میں خلفاء کی حقانیت کی جتنی علامات کا پتہ چلتا ہے۔ وہ تمام کی تمام بوجہ احسن حضرت امیر المومنین فضل عمرؓ میں نظر آتی ہیں۔ لیکن افسوس ہے ان حاسدوں پر جو شب و روز غیظ و غضب کی آتش سوزاں میں جل رہے ہیں۔ ان کی محرومی تعجب انگیز اور ان کی حالت زار قابل رحم ہے خلافت ثانیہ میں اللہ تعالےٰ نے اپنے نورانی چہرہ سے نقاب سرکا دیا ہے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سوز میں ڈوبی ہوئی آواز سے پکارتے ہیں۔ ؎

ساغر حسن تو پر ہے کوئی میخوار بھی ہو
ہے وہ بے پردہ کوئی طالب دیدار بھی ہو

مگر معاند ہیں کہ آنکھیں بند کئے ہوئے بیٹھے ہیں۔ اے محرومو! اللہ تعالےٰ کے چشمہ کی طرف دوڑو۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ کہ تم اللہ تعالےٰ کی سب سے بڑی نعمت کا انکار کر رہے ہو۔ تشنہ بیٹھے ہو کنار جوئے شیریں حیف ہے سرزمین ہند میں چلتی ہے نہر خوشگوار درماندہ مت ہو۔ اٹھو اور آب بقا سے اپنی پیاس بجھاؤ۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

خاکسار:۔ محمد اسلم بی۔ اے۔ رکن مجلس انصار سلطان القلم

"مومن کا قدم کبھی پیچھے نہیں ہٹتا"

قریشی محمد احسن صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول لکھتے ہیں۔ منافقین کا لمبا چوڑا اشتہار دیکھ کر خاکسار کے دل پر یہ اثر ہوا، کہ چونکہ اب شیطانی طاقتیں احمدیت کی مخالفت پر نئے سرے سے کمربستہ ہو رہی ہیں۔ اس لئے ہر رنگ میں پہلے سے زیادہ قربانی کرنی چاہئیے۔ اس پر میں نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لکھ دیا ہے کہ میں اپنا حصہ آمد ایک سال کے لئے $\frac{1}{16}$ کی بجائے $\frac{1}{8}$ کرتا ہوں۔ اس میں شک نہیں کہ ایسے فتنوں کے وقت جماعت کو قربانیوں میں بڑھنے کی ضرورت ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام میں اطاعت خلافت کی اہمیت

کامیابی و ناکامی کا راز

آج تک جتنی ترقی یافتہ قومیں گزری ہیں۔ ان کی تاریخ کو غور سے پڑھا جائے تو معلوم ہو گا۔ کہ ان کی کامیابی و کامرانی کا راز اسی بات میں مضمر تھا۔ کہ وہ اپنے امام یا امیر یا حاکم کی کامل فرمانبردار اور کامل اطاعت گزار تھیں۔ اور اس کے لئے اپنی عزیز جانوں کو قربان کر دینا ایک کھیل سمجھتی تھیں۔ اس کے بالمقابل یہ بات بھی روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ جن لوگوں نے اپنے حاکم سے غداری کی اور اس کے احکام کی تعمیل نہ کی، انہوں نے ہمیشہ ہی ناکامی و نامرادی کا منہ دیکھا۔ یہ بات روحانی و دنیاوی دونوں حالتوں کے لئے یکساں ہے یعنی کوئی قوم خواہ روحانی بادشاہ کے ماتحت ہو یا دنیاوی بادشاہ کے ہرگز ترقی نہیں کر سکتی۔ جب تک کہ وہ اپنے حاکم کی پوری طرح اطاعت نہ کرے۔ اور اسلام نے تو اطاعت امام کو اتنا اہم قرار دیا ہے۔ کہ اس کے بغیر ایک مسلمان پورا مسلمان ہی نہیں ہوتا۔ بلکہ فاسق ہو جاتا ہے۔

قرآن شریف میں اللہ تعالے فرماتا ہے۔ کہ یاایھا الذین اٰمنوا اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم یعنی اللہ کی اطاعت کرو۔ اور اس کے رسول کی۔ اطاعت کرو۔ اور صاحب امر کی اطاعت کرو۔ پس ظاہر ہے کہ اللہ تعالے نے مسلمانوں پر یہ فرض کر دیا ہے۔ کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کے علاوہ دنیادی حاکم کی بھی (اگر وہ تمہاری تبلیغ میں روک نہیں بنتا) کامل اطاعت کرو۔ تاکہ تم کو تفرقہ ڈالنے کی عادت نہ پڑ جائے۔

مسلمانوں کی فتوحات

تاریخ سے ثابت ہے۔ کہ پچھلے زمانہ میں جب تک مسلمان اپنے خلفاء کی کامل اطاعت کرتے رہے۔ اور ان کی ہر بات پر لبیک کہتے رہے۔ تب تک مسلمانوں کی اجتماعی حالت بہت اچھی رہی۔ اور انہوں نے بڑی بڑی فتوحات حاصل کیں۔ اور ہمیشہ اپنے دشمنوں پر غالب رہے۔ لیکن جب ان میں آپس میں شقاق پیدا ہو گیا اور ایک امام کو چھوڑ کر مختلف آدمیوں کے پیچھے لگ گئے۔ تو ان سے وہ برکات چھن گئیں جو ان کو بحیثیت مجموعی حاصل تھیں۔

خلیفہ کا تقرر

خدا تعالے جب اپنے رسول کو اپنی طرف اٹھاتا ہے۔ تو اس دنیا میں اس کی جماعت میں سے کسی پاکیزہ ترین اور اعلےٰ بزرگی والے بندے کو اس کا جانشین یعنی خلیفہ مقرر کر دیتا ہے۔ تا اس کے متبعین میں پھوٹ نہ پڑ جائے اور وہ روحانی سلسلہ جس کو اس کے مرسل نے اپنی ان تھک کوششوں سے رات دن ایک کر کے قائم کیا درہم برہم نہ ہو جائے۔ جو شخص اس کے بعد اس خلیفہ کا انکار کرتا ہے۔ یا اس سے غداری کرتا ہے۔ وہ فاسق ہو جاتا ہے۔ جیسے اللہ جل شانہ فرماتا ہے۔

وعد اللّٰہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضٰی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم اَمنًا۔ یعبدوننی لایشرکون بی شیئًا۔ ومن کفر بعد ذالک فاولٰئک ھم الفاسقون

یعنی اللہ نے وعدہ کیا ان لوگوں سے جو ایمان لائے تم میں سے اور اچھے کام کئے کہ ضرور ان کو خلیفہ بنائیگا جیسا کہ اس نے خلیفہ بنائے۔ ان سے پہلے اور مضبوط کرے گا۔ ان کے لئے ان کا دین۔ جو اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے۔ اور ضرور بدل دیگا ان کے خوف کے بعد امن۔ میری عبادت کرینگے نہ شریک ٹھہرائینگے ساتھ میرے کسی کو اور جو کوئی انکار کرے اس کے بعد تو وہی لوگ فاسق ہیں"۔

اس آیت کریمہ میں خدا تعالے فرماتا ہے۔ کہ خلیفہ میں بناتا ہوں۔ اور میں ہی ان کے لئے دین کو قائم کرتا ہوں اور ان کے زمانہ میں خوف کو امن سے بدل دیتا ہوں۔ تم کون ہو جو اس کو معزول کر سکو۔ یاد رکھو اگر تم نے اس سے غداری کی۔ اور اس کی اطاعت کا جوا اپنی گردن پر سے اتار دیا۔ تو تم فاسق و فاجر بن جاؤ گے۔

خلیفہ کی کامل اطاعت

پس خلیفہ کے مقرر کردہ نظام کو دیکھ کر ہمیں یہ حق ہرگز نہیں پہنچتا۔ کہ ہم نکتہ چینی کریں۔ کہ اس کام کے کرنے میں خلیفہ حق بجانب ہے۔ یا نہیں کیونکہ ہماری نگاہیں اتنی دوربین نہیں جتنی کہ خلیفہ کی۔ اور ہماری عقل اتنی تیز نہیں ہے۔ جتنی کہ خلیفہ کی عقل ہے۔ بہت ممکن ہے کہ ہم ایک کام کو جو خلیفۂ وقت تجویز کرتا ہے نہ سمجھ سکیں۔ اور خواہ مخواہ عیب جوئی شروع کر دیں۔ کہ یہ کام خلیفہ نے ٹھیک نہیں کیا۔ یہ خلیفہ اور خدا کا معاملہ ہے۔ ہمیں اس میں دخل دینے کا کوئی حق نہیں۔ ہمارا صرف یہ کام ہے کہ ہم خلیفہ کی پوری پوری اطاعت کریں۔ اور اس کی ہر آواز پر لبیک کہتے ہوئے ہر اس قربانی کو جو وہ ہم سے طلب کرتا ہے۔ پیش کر دیں۔ تاکہ ہم پر کبھی ایسا وقت نہ آئے جبکہ ہم خلیفہ کی ذرہ بھر بھی نافرمانی کر کے فاسق و فاجر بنیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو عام امراء کی اطاعت کی بھی سخت تاکید فرمائی ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں آتا ہے۔ عن ابی عباس قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من رای من امیرہٖ شیئًا یکرھہٗ فلیصبر فانہ لیس احدٌ یفارق الجماعۃ شبرًا فیموت الامات میتۃ جاھلیۃ (متفق علیہ) یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہا کہ فرمایا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے دیکھی اپنے امیر سے کوئی ایسی چیز جس کو وہ ناپسند کرتا ہے۔ پس چاہیئے کہ وہ صبر کرے پس یقیناً کوئی ایسا آدمی نہیں۔ جو جماعت کو بالشت بھر بھی چھوڑ دے اور وہ اسی حالت میں مر جائے۔ مگر اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔

پس خدا کے خلیفہ برحق اور موعود خلیفہ کو چھوڑ کر یقیناً مصری صاحب اور ملتانی اور ان کے اہل وعیال کی موت بھی جاہلیت کی موت ہوگی۔ سوائے اس کے کہ خدا تعالے ان کو اپنے خاص فضل سے پھر ہدایت دیدے۔

خدا تعالے کو اپنے پیارے نبی کی جماعت میں تفرقہ ہرگز پسند نہیں اور یہ تفرقہ صرف اس وقت پیدا ہوتا ہے جب لوگ خلیفۂ وقت کے ہر حکم کی من وعن اطاعت کرنا اپنا فرض اولین نہیں سمجھتے۔ اور بیفائدہ اختلافات شروع کر دیتے ہیں۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من اطاعنی فقد اطاع اللّٰہ ومن عصانی فقد عصی اللّٰہ ومن یطع الامیر فقد اطاعنی ومن یعص الامیر فقد عصانی وانما الامام جُنّۃ یقاتل من ورائہٖ ویتقی بہٖ فان اَمَرَ بتقوی اللّٰہ وعدل فان لہٗ بذالک اجرًا وان قال بغیرہٖ فان علیہ

فرمایا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو میری اطاعت کرے گا اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جو میری نافرمانی کریگا پس اس نے اللہ کی نافرمانی کی پھر جو امیر کی فرمانبرداری کرے گا۔ اس نے میری فرمانبرداری کی۔ جو امیر کی نافرمانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرے گا۔ اس نے میری نافرمانی کی۔ اور سوا اس کے نہیں کہ امام ایک ڈھال ہوتا ہے جس کے پیچھے رہ کر لڑائی کی جاتی ہے۔ اور اس کے ذریعہ سے بچاؤ اختیار کیا جاتا ہے۔ پس اگر وہ حکم دے اللہ کے تقوےٰ کا اور انصاف کرے۔ اس کے لئے اس کا اجر ہے اور اگر وہ اس کے خلاف کہے تو اس پر اس کا گناہ ہوگا۔

خلافت کا نافرمان

اس حدیث سے صاف پتہ چلتا ہے کہ جس شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قائم کردہ امیر یا خلیفہ کی نافرمانی کی اس نے آپ کی نافرمانی کی اور جس نے آپ کی نافرمانی کی۔ اس نے خدا تعالیٰ کی نافرمانی کی۔ اسی طرح جس شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ کی نافرمانی کی۔ اس نے خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نافرمانی کی۔ اور جس نے آپ کی نافرمانی کی۔ اس نے خدا کی نافرمانی کی۔ کیونکہ خلیفہ ایک ڈھال ہوتا ہے جو دین کو دشمن کے حملوں سے بچاتا ہے اور مومنوں کا کمانڈر بن کر ان کو دشمن کے مقابلہ کے لئے تیار کرتا ہے۔ پس جو شخص نافرمانی کر کے اس صف سے نکل جائے گا۔ وہ یقیناً تمام برکات سے محروم رہ جائے گا اور خدا تعالےٰ کی جماعت میں سے کاٹا جائیگا۔ کیونکہ اس نے اپنے امام سے غداری کی۔

مَیں پھر کہتا ہوں کہ ایک مومن کے لئے خلیفۂ وقت کی اطاعت ایسی ہی ضروری ہے۔ جیسی کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت خلیفہ اس دنیا میں خدا تعالےٰ کا جانشین ہوتا ہے۔ بدباطن ہیں وہ لوگ جو خلیفہ کی اطاعت کا جوا اپنی گردن سے اتارتے ہیں۔ جو فتنہ پرداز جماعت احمدیہ کے نظام کو برباد کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اچھی طرح سے ذہن نشین کر لیں کہ خلافت محمود سے ٹکرانا آسان کام نہیں کیونکہ وہ کونے کا پتھر ہے جو اس سے ٹکراتا ہے وہ ہلاک ہو جائیگا۔ اور راندۂ درگاہ بن کر زندگی بسر کرے گا۔ خاکسار [illegible]

حقانیت خلافتِ سیدنا محمود

انبیاء علیہم السلام خدا کے نام پر قومی وحدت کی بنیاد رکھتے ہیں تشتت اور تفرقہ کو ایک نظام میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ مگر جب یہ آفتاب نور وصداقت غروب ہوتے ہیں۔ تو ان کے بعد ان کی قائم کردہ جماعت پر زلزلہ آ جاتا ہے۔ وحدت قومی اور مرکزیت جماعتی خطرات کے گرداب میں گھری ہوئی نظر آتی ہے عین اس وقت خدا تعالےٰ دوبارہ اپنی قدرت کا اظہار کرتا ہے۔ اور اس جماعت کو جو خوف اور خطرات سے دوچار ہو رہی ہوتی ہے۔ اطمینان اور امن کی حالت میں ایک مرد خدا کے ذریعے لے آتا ہے جسے وہ خلافت کی خلعت پہناتا ہے۔ اسی کے ذریعے سے تمکنت دینی ہوتی ہے اور استحکام وحدت و مرکزیت جماعت ہوتا ہے یہی خدا کی سنت ہے اور وہ قدیم سے ایسا ہی کرتا چلا آیا ہے۔ اسی سنت مستمرہ کی طرف خدا تعالےٰ نے آیت استخلاف میں اشارہ فرمایا ہے۔

اس زمانہ میں بھی خدا تعالےٰ نے اپنا ایک نبی مبعوث کیا۔ اور چونکہ اس کی جماعت کو وہی حالات پیش آنے والے تھے۔ جو گذشتہ زمانہ میں انبیاء کی جماعتوں کو پیش آئے۔ اس لئے اس نے اپنے کلام میں سلسلہ خلافت کے محفوظ رہنے کا مژدہ سنا دیا۔ چنانچہ ملاحظہ ہو مندرجہ ذیل رؤیا و الہام مندرج تذکرہ صفحہ ۶۱۱

رؤیا۔ دیکھا کہ ایک فراخ اور خوبصورت اور چمکدار چوغہ پہنے ہوئے چند آدمیوں کے ساتھ ایک طرف جا رہا ہوں۔ اور چوغہ میرے پاؤں تک لٹک رہا ہے۔ اور چمک کی شعاعیں اس سے نکل رہی ہیں۔ اس کے بعد کا الہام ہے۔ "خدا اس کو پانچ بار ہلاکت سے بچائے گا۔" یہ خدائی کلام بتا رہا ہے کہ یہ چوغہ پانچ دفعہ پہنا جاتا ہے۔ ایک تو خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات سے تعلق رکھتا ہے۔ باقی حضرت کے خلفاء۔ اور جانشینوں سے۔ اور خدا تعالےٰ ہر بار اس کو بچانے کے سامان پیدا کرتا رہیگا

ان جانشینوں اور خلفاء میں سے جن کو یہ خلعت خلافت وحدت قومی کے استحکام اور جماعت کی مرکزیت کو برقرار رکھنے کے لئے عطا کی جائیگی خدا تعالیٰ اپنی مقدس وحی میں خصوصیت سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرزند کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ اِنّی معک یا ابن رسول اللہ۔ سب مسلمانوں کو جو روئے زمین پر ہیں جمع کرو علیٰ دینٍ واحدٍ (تذکرہ صفحہ ۵۲۷)

یہ الہام نومبر ۱۹۰۵ء کا ہے جب کہ رسول خدا مسیح موعود کا بیٹا سولہ سترہ سال کی عمر میں تھا۔ ہاں وہی بیٹا جس کا نام خدا نے محمود رکھا اور جو فضل عمر کے لقب سے ملقب کیا گیا۔ اور مصلح موعود کے اسم سے موسوم کیا گیا خدا کا اس موعود بیٹے کو اس طور پر خطاب کرنا بتاتا ہے کہ یہ مسیح پاک کا لختِ جگر ایک ایسے منصب پر کھڑا ہونے والا ہے۔ جو خلافت کا منصب ہے۔ اور اس کے ذریعے مرکزیت قومی اور وحدت جماعتی مستحکم کی جائیگی اور خدا کی معیت کا وعدہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ اس کے خلاف اور اس کے کام یعنی قومی وحدت کے استحکام کے خلاف ایسے واقعات رونما ہونگے جو اس کی راہ میں حائل ہونگے۔ پھر خدا ہر حال میں اس کی مدد اور نصرت کرے گا۔ اور ہر معاندانہ کوشش نامرادی اور ناکامی کا منہ دیکھے گی

اب اس الہام الٰہی کو پیش نظر رکھو: اور ان حالات پر نظر دوڑاؤ جو ۱۹۱۴ء سے آج تک رونما ہوئے ابن رسول یعنی مسیح موعود کا بیٹا ۱۹۱۴ء میں منصب خلافت پر متمکن ہوا۔ اور ساتھ ہی ایسے فتنے اٹھنے شروع ہو گئے۔ جو اس الہام الٰہی کی عملی تفسیر تھے۔ پیغامیوں کا فتنہ اٹھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ جماعت کی بنیادیں ہل گئیں۔ اس کے بعد بہائی فتنہ رونما ہوا۔ پھر مستریوں کا طوفان بے تمیزی باد تند کی طرح جماعت کے شیرازہ کو بکھیرنے کے لئے ظہور پذیر ہوا۔ پھر احراری فتنہ سیلاب کی طرح امڈا۔ تا جماعتی استحکام کے ستونوں کو کھوکھلا کر دے۔ پھر وہ شخص جس کو خدا نے ۱۹۰۵ء میں ہی اس جماعتی استحکام اور قومی وحدت کے کام کے سپرد ہونے کی خبر دیدی تھی۔ خدا کی معیت کے طفیل ہر روک پر غالب آیا۔ مخالف کے تمام ارادے مایوسی میں تبدیل ہو گئے۔ اور ان کی ہر کوشش نامرادی اور ناکامی سے بدل گئی۔

یہ سب واقعات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی خلافت حقہ پر ایک زبردست اور ناقابل تردید شہادت ہیں۔

خاکسار:۔ محمد عمر بی ایس سی ایل ایل بی لاہور رکن مجلس انصار سلطان القلم۔

× فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ

امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ مسماۃ متاں بیوہ رہان ذات سیال سکنہ پیر سرادا تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شورکوٹ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۱۱/۷ ۳۶ء مقرر کیا ہے۔ لہٰذا اجابت مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۳۰ جون

دستخط:۔ خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امریکن پروفیسر کا اعلان

سوزاک کو بیس دن میں جڑ سے کھو دوں گا

اس پروفیسر نے آٹھ سال تک مسلسل سوزاک کو جڑ سے کھو دینے کا تجربہ کرنیکے بعد بہت بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔ اور آج دنیا میں اس حیرت انگیز ایجاد کی دھوم مچی ہوئی ہے۔ کہ جس مریض کو متفقہ طور پر لاعلاج کہا جاتا ہے۔ آج بیس روز میں روتے ہوئے مریض ہنس رہے ہیں۔ اور سوزاک جیسی خبیث بیماری سے نجات پا رہے ہیں۔ بالموں سوزاک کی دوا سے مریض پہلی ہی خوراک میں آرام محسوس کرتا ہے بیس دنمیں بالکل تندرست ہوکر اس دوا کو طلسماتی دوا کہہ دینے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ جن لوگوں کو کسی دوا سے آرام نہ ہوا ہو وہ اس دوا کو ضرور آزمائیں ایک شیشی کی قیمت ہندستانی سکہ کے حساب سے دو روپیہ دس آنہ (۲؍۱۰) ہے محصولڈاک سات آنے (۷) علاوہ ہے؛ سول ایجنٹ: ایسٹرن فارمیسی کلاں محل دہلی ۱۰

تعارف

ہومیوپیتھک علاج ایک نعمت عظمیٰ ہے۔ اس کی مقبولیت عام ہے جس نے ایک بار آزمایا۔ دوسرا علاج پسند نہ کیا خلق خدا کے لئے اس میں بے شمار فائدے ہیں۔ کڑوی کسیلی دوا اور کشتہ جات کا استعمال اس علاج میں نہیں ہے۔ نہ ہی انجکشن کے بداثرات پیدا ہوتے ہیں۔ فصد اور اپریشن کی ضرورت نہیں۔ ہر مرض میں کھانے کی دوا حیرت انگیز اثر کرتی ہے۔ دوائیں نہایت زود اثر اور بے خطا ہیں۔ آپ کو چاہیے ہومیوپیتھی سیکھ کر دوسروں کو فائدہ پہنچائیں۔ ضرورتمند ایک آنہ تحریک جدید کے لئے مقامی سیکرٹری کو دیں۔ مفت مشورہ لیں۔

ایم ایچ احمدی کاسگنج جنکشن یو-پی

ایک بہن کی سفارش

میں اپنی ان بہنوں سے جن کی صحت خراب رہتی ہے۔ پُرزور سفارش کرتی ہوں۔ کہ اگر آپ کو ماہواری خرابی ہے۔ درد سے یا رک رک کر آتے ہیں۔ سیلان الرحم یعنی سفید رطوبت خارج ہوتی ہے۔ قبض رہتی ہے۔ سر درد کرتا ہے۔ کام کاج کرنے سے سانس پھول جاتا ہے۔ دل دھڑکنے لگتا ہے۔ بھوک کم لگتی ہے۔ کھانا کھانے کے بعد پیٹ میں اپھارہ ہو جاتا ہے۔ اگر آپ اپنی صحت کی حفاظت چاہتی ہیں۔ تو اپنی محترم بہن نجم النساء بیگم صاحبہ احمدی کی مجرب دوا بنام ساحت امنگا کر استعمال کریں خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کی تمام تکالیف رفع ہو جائیں گی۔ قیمت مکمل خوراک دو روپیہ محصول ۷؍ کل ۲؍۷ ملنے کا پتہ:- ایچ نجم النساء بیگم احمدی بمقام شاہدرہ لاہور

ماں کا خط اپنی بیٹی کے نام

میری نورِ نظر بچی خدا تم کو سلامت رکھے ابھی دو مہینے باقی ہیں۔ اور تم نے ابھی سے گھبرا گھبرا کر خط لکھنے شروع کر دیئے ہیں۔ اگرچہ پیدائش کی گھڑیاں بہت ہی مشکل ہوتی ہیں۔ اور بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت دوبارہ دنیا میں آتی ہے۔ لیکن میری بچی تمہیں میرے تجربہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ کیونکہ مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے کسی بچہ کی پیدائش پر کبھی تکلیف نہیں ہوئی۔ کیونکہ تمہارے ابا جان ایسے موقعہ پر مجھے ہمیشہ ڈاکٹر منظور احمد صاحب مالک شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور سے اکسیر تسہیل ولادت منگا دیا کرتے تھے۔ اس سے بچہ آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بعد کی دردیں بالکل نہیں ہوتیں۔ قیمت بھی اس کی زیادہ نہیں شاید دو روپے آٹھ آنہ (۲؍۸) ہے۔ جو کہ فوائد کے لحاظ سے بالکل حقیر ہے۔ اپنے میاں سے کہہ کر یہ دوائی ضرور منگوا رکھیں۔

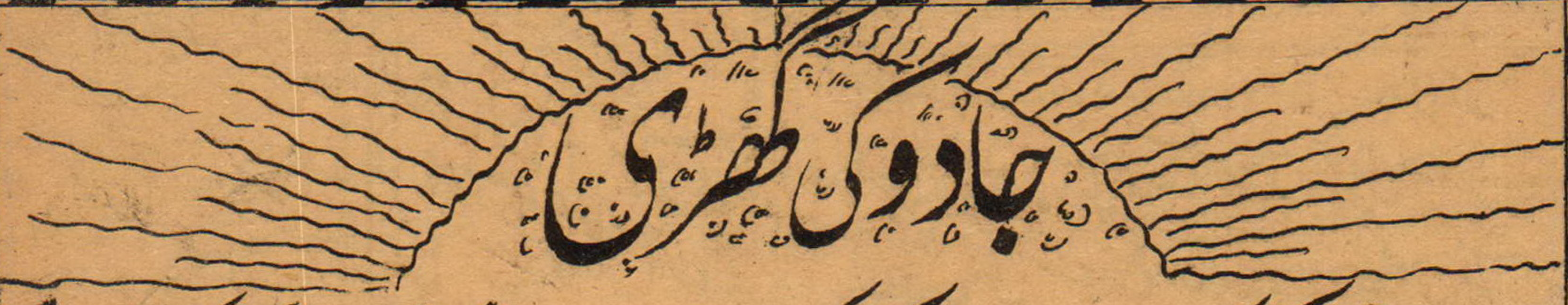

تمام عمر کی گارنٹی۔ مرمت کی کبھی ضرورت نہیں ہوتی۔ وقت کی بالکل سچی گھڑی

اس گھڑی کا کیس بے حد چمکدار ہے۔ اور کبھی رنگ نہیں بدلتا۔ جو خاص دھات کا بنا ہوا ہے۔ شیپ نہایت خوبصورت اور اپٹو ڈیٹ ہے۔ سیکنڈ کی سوئی بھی لگی ہوئی ہے لیور ہے۔ مشین کے پرزے اس قسم کے لگائے گئے ہیں۔ کہ باوجود گر جانے کے بھی کوئی صدمہ نہیں پہنچتا۔ اور برابر چلتی رہتی ہے۔ شیشہ اتنا مضبوط ہے۔ کہ ایک دو مرتبہ ضرب پہنچنے سے بال برابر نقصان نہیں آتا۔ اس گھڑی کے کاریگر نے پرزے کچھ اس قسم کے سائنٹفک دھات کے بنائے ہیں۔ کہ نہ تو کبھی صاف کرانے کی ضرورت پڑتی ہے۔ اور نہ کبھی بند ہونے کا نام لیتی ہے۔ اس لئے کمپنی کی طرف سے تمام عمر کی گارنٹی ڈائل پر درج ہے۔ ٹائم کی اتنی سچی۔ کہ دو سو روپیہ کی گھڑی بھی کیا مقابلہ کرے گی۔ بیسٹ جرمنی لیور ہے۔ چال کی سچی ہے۔ مشین کی خوبصورتی کے۔ ڈائل چمکدار چینی کا ہے۔

جن حضرات کو مذکورہ بالا صفات کی گھڑی کی ضرورت ہو۔ وہ بالکل بھروسہ کے ساتھ آج ہی آرڈر دے دیں۔ کیونکہ بطور سمپل صرف تین سو گھڑیاں اور آئی ہیں۔ جو ہاتھوں ہاتھ نکل جانے کے بعد نہ مل سکیں گی۔ اس لئے ہم یقین دلاتے ہیں۔ کہ دیر سے آرڈر آنے پر ہم کسی قیمت پر بھی یہ گھڑیاں سپلائی نہ کر سکیں گے۔ قیمت بھی باوجود بے انتہا خوبیوں کے صرف چھ روپیہ تین آنہ ہے۔ محصولڈاک ایک گھڑی پر سات آنے لگتا ہے۔ گھڑی کے ساتھ اسٹریپ (تسمہ) اور بکس بھی مفت دیا جاتا ہے۔ دوکانداروں کو جو چھ گھڑیاں یکمشت منگائیں۔ ان کو پچیس فی صدی کمیشن ملے گا۔ اس سے زیادہ ہرگز نہیں۔

امپورٹ ایجنٹ بی کے برادرس اینڈ کمپنی فولاد خان اسٹریٹ ۲۳ دہلی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنریری انسپکٹر وصایا

صاحب سید محمد حسن شاہ صاحب قانونگو بددرہلی یکم مئی ۱۹۳۷ء سے تحصیل نارووال کے لئے آنریری انسپکٹر وصایا مقرر کئے گئے ہیں۔ تحصیل نارووال کی تمام جماعتیں سید صاحب مذکور کے ساتھ تعاون کریں۔

سکرٹری مقبرہ بہشتی۔

اونٹنی کے دودھ کی ضرورت

میری اہلیہ بیمار ہیں ان کے لئے اونٹنی کے دودھ کی ضرورت ہے اگر قادیان سے

طلبائے منشی فاضل کو استاد کی ضرورت نہیں

امیدواران منشی فاضل کی سہولت کے مدنظر حضرت مولانا حافظ عبد المجید صاحب بی اے علیگ اور منشی فاضل پنجاب نے نہایت جانفشانی سے غزلیات نظیری کی شرح لکھی۔ جو مقبول عام ہو چکی۔ شرح لکھتے وقت حافظ صاحب موصوف نے طلبا کی تمام مشکلات کو احسن طریق سے حل کر دیا ہے یعنی اصل کتاب کا متن اور ہر ایک غزل کے شروع میں تقطیع مشکل الفاظ و محاورات کا اردو ترجمہ اور اس کے بعد شرح حافظ صاحب کی شرح کو استادان عصر اور ممتحن صاحبان علوم مشرقی پنجاب یونیورسٹی نے نہایت استحسان کی نظر سے دیکھا ہے اور یہ رائے ظاہر فرمائی ہے کہ اسکی موجودگی میں استاد کی ضرورت باقی نہیں رہتی

بی اے اور ایم اے بننے کا آسان طریقہ
اگر آپ بی اے پاس کر کے گریجوایٹ بننا چاہتے ہیں مگر کالج کے بھاری اخراجات برداشت نہیں کر سکتے تو آپ ہمارے کتب خانہ کی فہرست

علوم مشرقی

مفت طلب فرمائیں اس میں وہ تمام ہدایات درج ہیں جن کے مطابق آپ اپنے فرصت کے لمحات صرف کرنے سے قلیل عرصہ میں گریجوایٹ بن سکتے ہیں اور تمام روکاوٹیں جو آپکی ترقی کی راہ میں حائل ہیں دور ہو جائیں گی۔

ملک بشیر احمد تاجر کتب کشمیری بازار لاہور

قوت مردمی کی ترقی کی مشین

ویٹلک

جس سے

ساٹھ سالہ بوڑھے بھی

فولادی

طاقت حاصل کر سکتے ہیں

شہر و دیہات

ہر جگہ

استعمال ہو سکتی ہے

نمائش و مفصل حالات

مفت

طلب فرمائیں

قیمت ۵۶ روپے

محصول ڈاک ۱۲؍ سے

ڈاکٹر ایم اسمٰعیل ۳۹

میکلوڈ روڈ بالمقابل

کشمیر بلڈنگ لاہور

قادیان کی آبادی میں بڑے موقعہ کی سکنی زمین

ایک ٹکڑہ ۱۰ کنال جانب غربی متصل کوٹھی سر چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب دارالانوار کی بڑی سڑک پر دوسرا ٹکڑہ ۱۵ کنال جانب شرقی متصل الفضل پریس قابل فروخت ہیں اس ٹکڑے کے آگے راستہ موجود ہے۔ جو سر چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب کی کوٹھی کے پاس سے گزرتا ہے۔ قادیان کی آبادی کے ملحقہ ہے خط و کتابت بپتہ ذیل پر ہو۔

چوہدری غلام حسن سفید پوش حسن منزل محلہ دارالفضل قادیان

باجلاس جناب کلکٹر صاحب بہادر گوجرانوالہ

بمقدمہ محمد بشیر ذات خوجہ کمبو سکنائے گوجرانوالہ بنام پنڈت پربھدیال ذات سکنائے وبیروکی

اصل لگان خلاف حکم صاحب افسر مال صاحب بہادر گوجرانوالہ مورخہ ۱۱-۳-۳۶ مقدمہ بالا میں محمد عبد اللہ خان ولد حافظ محمد علی خوجہ کمبو ساکن گڑھی شاہو شمولہ لاہور ریسپانڈنٹ تعمیل نوٹس سے دیدہ و دانستہ گریز کر رہا ہے اور روپوش ہے۔ لہذا اشتہار کیا جاتا ہے۔ کہ اگر محمد عبد اللہ مذکورہ مورخہ ۸-۹-۳۷ کو اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہذا آن کر پیروی مقدمہ نہ کرے گا۔ تو اس کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۶ ماہ اگست ۱۹۳۷ء بہ ثبت میرے دستخط و مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

(دستخط۔ حاکم) (مہر عدالت)

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۔ ۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت لالہ سنسار چند صاحب بھنڈاری بی۔ اے ایل ایل بی سب جج صاحب بہادر درجہ اول گجرات

دعویٰ دیوانی ۸۰ سال ۱۹۳۷ء

حیات ۔ مولو ۔ پسران لالہ ۔ بلند ولد کرم حسون ولد رلی اقوام جٹ سکنائے سوسال سکھا تحصیل پھالیہ

بنام

محمد ولد ماہلا ۔ صلابت ولد مخکو و علی ولد کرم اقوام جٹ سکنائے سوسال سکھا تحصیل پھالیہ

مدعا علیہم

دعویٰ دخلیابی اراضی

بنام محمد ولد ماہلا قوم جٹ ساکن سوسال سکھا تحصیل پھالیہ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی محمد مدعا علیہ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام محمد مدعا علیہ مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر محمد مدعا علیہ مذکور تاریخ ۲۰ ماہ اگست ۱۹۳۷ء کو مقام گجرات حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔ مقدمہ بالا منتقل ہو کر عدالت ہذا میں موصول ہوا ہوا ہے۔

آج بتاریخ ۲۲ ماہ جولائی ۱۹۳۷ء کو دستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی